میں سے عادت اور معروف بھی ہیں۔ فقہا کے ہاں اصطلاحی طور پر عرف وہ ہے جو عقلی شہادتوں کی بنیاد پر دلوں میں راسخ ہو اور طبع سلیم اس کو قبولیت کا درجہ دے۔

کتاب میں عرف کی قانونی حیثیت، فتویٰ میں عرف کا لحاظ، عرف کی بنیادی تین اقسام اور عرف کا شرعی حکم زیرِبحث آئے ہیں۔ اسی طرح عرف کے بدلنے سے فتویٰ کی تبدیلی کے حوالے سے 'قدیم عرف کے خلاف فتویٰ' کے عنوان سے کئی مثالیں بھی ذکر کی گئی ہیں جس سے شرعی حکم میں عرف کے مؤثر ہونے کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے۔ آخر میں 'چند جدید عرفی مسائل' بھی ذکر کیے گئے ہیں۔ کتاب میں اختصار ہے، تاہم موضوع کا احاطہ کیا گیا ہے۔ (حافظ ساجد انور)

قاردش (سفرنامۂ ترکیہ)، حسنین نازش۔ ناشر: خیام پبلشرز، خیابان سرسیّد، راولپنڈی۔ فون: ۵۲۸۱۴۳۲-۰۳۳۳۔ صفحات: ۲۶۴۔ قیمت: ۴۵۰ روپے۔

حسنین نازش ایک نوجوان ادیب اور افسانہ نگار ہیں۔ انھیں ایک وفد کے ساتھ ترکی کے دورے کا موقع ملا تو انھوں نے پہلے زبانِ یار، یعنی ترکی زبان سیکھی، ترکی کی تاریخ، معاشرت اور اہم شخصیات کے افکار کا مطالعہ کیا۔ سفر کے دوران میں کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کیا، یہی وجہ ہے کہ سفرنامے میں مصنف نے جزئیات نگاری سے کام لیا ہے۔ انھوں نے ترکی زبان اور اُردو کے مشترکات تلاش کیے ہیں اور بتایا ہے کہ ان زبانوں کے کم و بیش پانچ ہزار الفاظ معمولی فرق کے ساتھ مشترک ہیں۔ کتاب کا عنوان 'قاردش' کا مطلب ترکی زبان میں 'دوست، بھائی' ہے۔

حسنین نازش سفرنامے کے لوازمات اور تکنیک سے واقف ہیں۔ وہ افسانہ نگار ہیں، اس لیے سفرنامے میں کہیں کہیں افسانوی رنگ زیادہ ہوگیا ہے۔ تاہم استنبول، قیصری، کوہِ ارجیس، بورسہ، قونیہ اور دیگر قابلِ دید مقامات کا ذکر انھوں نے دل چسپ انداز میں کیا ہے اور بعض عنوانات میں جدت ہے۔ ترکی میں جن مسلم مفکرین نے دین کو از سرِنو زندہ و تابندہ کیا ہے، ان میں بدیع الزمان سعید نورسی کا نام سرفہرست ہے۔ وہ نصف صدی تک باطل قوتوں سے برسرِ پیکار رہے۔ سیکولر قوتوں نے انھیں مظالم کا نشانہ بنایا مگر وہ ڈٹے رہے۔ ان کے علاوہ شیخ محمد فتح اللہ گولن کی خدمات بھی قابلِ ذکر ہیں۔ مصنف نے گولن کے افکار اور طریقۂ کار کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ وہ گولن کے بہت قائل معلوم ہوتے ہیں۔ آج کے ترکی کو سمجھنے کے لیے یہ سفرنامہ مفید ہے۔

مصنف کے اسلوب میں ہلکے پھلکے مزاح نے سفرنامے کو دل چسپ اور پُرکشش بنا دیا ہے۔ البتہ کہیں کہیں محاوروں کا نادرست استعمال اور زبان و بیان کی خامیاں بُری طرح کھٹکتی ہیں۔ سرورق، گٹ اَپ اور طباعت مناسب ہے۔(عبداللّٰہ شاہ ہاشمی)

مجلّہ ارقم ۴، مدیراعلیٰ: ڈاکٹر ظفر حسین ظفر۔ ناشر: دارِارقم ماڈل کالج، راولاکوٹ، آزاد کشمیر۔ فون: ۴۴۴۹۱۸-۰۵۸۲۴۔ صفحات: ۴۳۲۔ قیمت: ۵۰۰ روپے۔

کالجوں کے رسالے عموماً ایک ہی ڈگر پر چل رہے ہوتے ہیں۔ کچھ دائیں بائیں سے چیزیں لے کر طالب علم پیش کرتے ہیں یا پھر ابتدائی درجے کی چیزیں نئی نسل کی آواز سے متعارف کراتی ہیں۔ کالج کی سرگرمیوں کی تصویریں، رپورٹیں اور حاضر ملازمت پرنسپل کی تعریف کے بہانے اور مواقع پیدا کیے جاتے ہیں۔ لیکن مجلّہ ارقم کالجوں کے رسائل میں ایک مختلف رنگ لیے ہوئے ہے۔ علمی وادبی اور اشاعتی مراکز سے دُور دراز واقع ایک پہاڑی علاقے کے کالج نے ایک انوکھا چراغ روشن کیا ہے۔ موضوعات کا تنوع، لکھنے والوں کی کہکشاں اور مضامین کے ذائقے اس طور پہ یک وقت چلتے نظر آتے ہیں کہ ڈیڑھ سو سال پرانے کالج بھی منہ دیکھتے رہ جائیں۔

ارقم ۴ کئی حصوں پر مشتمل ہے، تقسیم دیکھیے: ● تحقیق وتنقید (سات مضامین) ● گوشۂ چراغ حسن حسرت (سات مضامین) ● کشمیریات (تین مضامین) ● گوشۂ عبدالعزیز ساحر (۱۳ مضامین) ● مشاہیر (تین مضامین) ● فکرونظر (تین مضامین) وغیرہ۔ اس موٹی موٹی تقسیم سے حُسنِ ترتیب کا کچھ اندازہ ہو جاتا ہے لیکن تحریروں کے معیار اور تحقیق کے آہنگ سے پیدا ہونے والا احساس، کلمۂ تحسین کہے بغیر نہیں رہتا۔ مضامین علمی اور معلوماتی اعتبار سے خوب تر کا نمونہ ہیں۔ اس تمام خوب صورتی و رعنائی کے ساتھ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ مجلّہ اپنے کالج کے طالب علموں کی تحریروں کے لیے بھی کوئی گنجایش رکھتا ہے یا پھر طالب علموں کو معروف اہلِ قلم کی تحریروں کا گلدستہ پیش کرنے ہی کو اپنی ترجیح قرار دیتا ہے؟ ہمارے خیال میں دونوں کا امتزاج مناسب حل ہے، یا پھر طلبہ و طالبات کا الگ میگزین شائع کیا جائے، جیسا اورینٹل کالج کے شعبۂ اُردو میں ہے: بازیافت تحقیقی مجلّہ ہے اور سنخن طلبہ وطالبات کا میگزین۔(سلیم منصور خالد)